

## مکتوبات قاضی عبدالودود بنام مختار الدین احمد

۲۶ جنوری ۱۹۳۸ء

بھنور پوکھر، بانگی پور  
مکرتی

میں کل پڑنے والہں آیا تو علی گڑھ میگزین کا اگست نمبر اور آپ کے تین خط لے۔  
شکریہ۔ میگزین (۱) کے بعض مضامین اچھے ہیں۔

۱۔ غالب کا یہ اعتراض کہ "خلف" نام نہیں ہو سکتا، غلط ہے۔ کتابوں میں اس نام کے  
بہت سے آدمیوں کا ذکر ہے۔

۲۔ فرہنگ نظام (۲) کا نام میں نے سنا ہے، مگر ابھی اس کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔

۳۔ آغا احمد علی (۳) کے بارے میں فی الحال میرا کچھ لکھنا مشکل ہے۔ جن کتابوں کے نام

آپ نے تحریر کیے ہیں، ان کے علاوہ بھی ان کی کتابیں ہیں۔ نام اس وقت یاد نہیں

آتا۔ حکیم حبیب الرحمن مرحوم نے ان سے متعلق ایک مضمون مدت ہوئی لکھا تھا۔ مگر

باوجود وعدہ مجھے وہ رسالہ جس میں یہ چھپا تھا نہ بھیج سکے۔ آپ ڈاکٹر عبدالرب شادانی

سے اس کی نسبت دریافت کریں۔ آغا کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ وہ فارسی

کے صرف دو نمبر اور اس کے ادب سے غالب کے مقابلے میں بہت زیادہ واقفیت رکھتے

تھے، لیکن شاعر کی حیثیت سے انھیں کوئی مرتبہ حاصل نہیں۔ مؤید بڑبان کا سال طبع

جو مرنے لکھا ہے غالباً صحیح ہے۔ قطعی طور پر مؤید کو پھر دیکھنے کے بعد لکھوں گا (۴)

۴۔ جرمن اور فرانسیسی دونوں سیکھنے کے قابل زبانیں ہیں۔ (۵) فرانسیسی نسبت آسان

ہے۔ چار پانچ مہینوں میں اتنی آجائے گی کہ آپ نثر کی معمولی کتابیں بلا تکلف پڑھنے

لگیں۔ Hugo Self-taught Series منگوائیے، تلفظ کے لیے کسی ایسے شخص سے مدد لیجیے جو

اس زبان سے واقف ہو۔ علی گڑھ میں ایسے بہت لوگ ہوں گے۔

۵۔ مکتوباتِ شاد پر جو مضمون لکھا گیا تھا وہ شخص معلوم (۶) نے واپس نہیں کیا۔ کسی

دوسرے مضمون کے لیے بھی فی الحال وقت نکالنا مشکل ہے۔ ایک بات اور بھی ہے:

میں خود اڈیٹر کی درخواست کے بغیر رسالے کے لیے مضمون نہیں دے سکتا۔

۶۔ ابوالکلام آزاد کی قیادت کے بارے میں سعدی کی رائے سن لیجیے:

کس نیاید بزر سایہ بوم در ہما از جہاں شود معدوم

۷۔ غبارِ خاطر ابھی حال میں دیکھی اور باتوں سے قطع نظر مُصنّف صحیح اردو بھی نہیں لکھ سکتا۔

۸۔ میں ابھی سندھ گیا تھا، سات آٹھ مہینے رہ کر واپس آیا ہوں۔ ہم لوگوں نے وہیں قیام

کا فیصلہ کیا ہے، کرانچی یا حیدرآباد ان دونوں میں سے کوئی جگہ چُنن جائے گی۔ ہوائی

راستہ اب تک خطرات سے خالی ہے۔

۹۔ غالب کے فارسی اشعار کا ایک مجموعہ علی گڑھ میں (۷) ہے۔ غالباً شینستہ گلشن میں۔

میں اس کے مندرجات کی تفصیل چاہتا ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے؟ یہ معلوم ہو جانے کے

بعد کہ اس میں کیا کیا ہے ممکن ہے میں مزید تفصیل چاہوں۔ آپ اگر یہ نہ کر سکیں

اور کوئی دوسرا شخص اس پر راضی ہو تو اسے معاضدہ بھی دے سکتا ہوں۔ امید ہے کہ

آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔

(۲)

۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء

بھنور پوکھر

شفیق کرم۔ آپ نو فارسی خطوط کا رجسٹری شدہ پیکٹ میں نے چند روز ہونے بیچ دیا

ہے، ملا ہوگا۔ یہ خطوط اور دوسری چیزیں جو میں بھیجوں گا وہ کتابی شکل میں چھیں گی جیسا کہ

میں آپ سے کہہ چکا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس کتاب میں اگر رسالہ عبدالکریم بتمامہ

شامل کر دیا جائے تو بُرا نہ ہوگا۔ اس لیے کہ اس کے بعد اردو کا حصہ مختصر رہے گا۔ یہ میں

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا۔ یہ اس لیے کہ ابتدا میں وہ صرف تیغ

تیز چھپوانا چاہتے تھے، میں نے انھیں مشورہ دیا کہ اس کے ساتھ لطائفِ غیبی اور رسالہ

عبدالکریم بھی رہے۔ وہ غالباً اپنا کام مکمل کر چکے ہیں لیکن کتاب چھپوانے میں ظاہراً ابھی دیر

ہے۔ اس صورت میں ان کی اجازت کے بغیر نہیں چھپوا سکتا (۸)۔ میں نے ان کی اجازت طلب کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کے بعد بھی آپ اپنے مجموعے میں شامل کر سکتے ہیں۔ اس کی اگر اجازت مل گئی تو آپ چھاپیں گے؟ فوراً لکھیں۔ بڑی تقطیع (فولس کیپ سائز) کے صفحے میں میرے پاس ایک نقل ہمیش پرشاد صاحب کی بھیجی ہوئی موجود ہے وہی آپ کو بھیج دوں گا۔ نظیر اکبر آبادی کے حالات و کمالات پر جو کتاب شہباز نے لکھی ہے (۹) (دوسرا کارڈ؟ ذیل میں درج ہے)

(۳)

۲۷ جنوری ۳۹ء

بھنور پوکھر، بانکی پور  
شفیق کرم، تسلیم

آپ کا کارڈ مورخہ ۲۳ جنوری ملا۔ شہباز کی کتاب میں جہاں نظیر کے تلامذہ کا ذکر ہے حکیم غلام رضا خاں کا ایک خط بھی درج ہے۔ اس خط کی نقل اور اس عبارت کی جو اس کے متعلق ہے نقل مطلوب ہے۔ عبدالقادر کے روزنامے میں قہقہے کے متعلق بھی کوئی بات نہ لگی؟ (۱۰)۔ میں نے اس کے بارے میں آپ سے کہا تھا۔ عبدالقادر اس زمانے میں کلکتے میں تھے جب غالب وہاں گئے تھے اور غالب نے بادِ مخالف کا ایک نسخہ انھیں بھیجا تھا۔ بہت تعجب ہوا کہ غالب کے متعلق ان کے روزناموں میں کچھ نہ لکھا۔

رسالہ عبدالکریم شاید نہ بھیج سکوں۔ سب لکھا لکھایا موجود ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس کے بارے میں ۱۰ میں نے ڈاکٹر صدیقی صاحب کو لکھا تھا انھوں نے اس کا جواب نہیں دیا۔ "ایں ہم کہ جوانی نویند جواب ست"۔ اب بار بار کیا لکھوں۔ اس رسالے کی نقل بھی ان سے نہیں (ملی) تھی ہمیش پرشاد صاحب نے بھیجی تھی۔ مگر ان سے ایسے تعلقات ہیں کہ میں ان کی مرضی کے خلاف نہیں کر سکتا۔ اور باتیں آئندہ ایک رجسٹرڈ خط میں لکھوں گا۔

(۴)

۹ فروری ۳۹ء

بھنور پوکھر، بانکی پور  
شفیق کرم

آپ کو ایک رجسٹرڈ خط لکھ چکا ہوں ملا ہوگا۔ آپ کا کارڈ کل آیا اس میں عبارت

متعلقہ حالی و ہیرا سنگھ منقول ہے۔ شکر یہ۔ سپرد کی تقریروں کا مجموعہ نہ ملا تو کوئی حیرت کی بات نہیں۔ لیکن کلیاتِ فرخی کا مسلم یونیورسٹی کے کتب خانے میں نہ ہونا آپ کے اساتذہ کے اپنے فرائض کی طرف سے جبرانہ غفلت ہے۔ فرخی کے معاصرین میں بہت کم شعراء کے دوادین ملتے ہیں۔ کس قسم کے لوگ ہیں کہ انھیں آج تک اس کے ادویان کی اہمیت کا احساس نہیں ہوا۔

۱۔ تیج بہادر سپرد کی کتاب کا نام معلوم ہو تو لکھیں کسی اور جگہ سے منگوانے کی کوشش کروں گا۔

۲۔ سیر سیاح اگر وہاں ہو تو بھیج دیجیے۔

۳۔ دیوانِ فغاں حبیب گنج میں ہو گا یا نہیں؟

۴۔ نصرت علی نصرت (مقیم گلگت) کا حال اگر روزِ روشن اور لگاڑستانِ سخن میں ہو تو نقل کر کے بھیج دیجیے۔ اشعار کی ضرورت نہیں؟

ڈاکٹر زبیر صدیقی (۱۱) کل ملنے آئے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی غالب نمبر کے لیے مضمون لکھ رہے ہیں، میں نے انھیں لکھا تھا کہ ضرور لکھیں، مختصر ہی کیوں نہ ہو (۱۲)۔

سپرد کی تقریر سماں سے مل سکے گی؟ اگر کسی کتب فروش کے یہاں ہو تو اسے کہیے کہ وہ دو کاپی میرے نام دی پی کر دے۔ اس کی شدید ضرورت ہے۔

(۵)

۳۹ / ۳ / ۳

تبصرہ فرہنگِ غالب میں "یا تھی تو اب نا پید ہے" (۱۳) کے بعد اضافہ بیخ آہنگ میں جو قواعد صرف دیے ہیں وہ محض متبویوں کے لیے ہیں اور ان کی کوئی اہمیت نہیں۔

عبدالصمد والے مضمون کا آخری پیرا گراف یہ ہے (۱۳)

"عبدالصمد غالب کا زائیدہ فکر ہے اور بہت سی باتوں میں غالب کا کماش ہے۔ تو کچھ باتیں اس میں ایسی بھی پائی جاتی ہیں جو غالب میں نہیں ملتیں" غالب افراسیابی ہیں تو عبدالصمد دارابی، غالب ہندوستان کے رئیس زادے ہیں تو عبدالصمد ایران کا امیر زادہ، پیشہ ور معلم دونوں میں سے کوئی نہیں۔ لیکن تلامذہ کی تربیت سے دونوں میں کسی کو انکار نہیں۔ ساہان ششم کا لقب دونوں کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ ("ساہان ششم" بہ کاروانی مائیم"

دستنبو کی آخری رباعی کا مصرعِ آخر)۔ عبدالصمد کی وہ خصوصیات جن سے غالب محروم ہیں وہ ہیں جن کا فقدان غالب بہ شدت محسوس کرتے تھے۔ یہ علوم عربیہ اور منطق و فلسفہ میں دخل رکھتی (رکتتا) ہے۔ غالب نے عبدالصمد کی مدح سرائی میں زمین آسمان کے قلابے ملائے۔ اپنی کتابوں کے پڑھنے والوں کو اس کے وجودِ خارجی کا یقین پیدا کرنے کے لیے دکاہتیں وضع کیں۔ اور اس کے حوالے سے بہت سے نکات لکھے۔ لیکن ایک بات ان کے لیے ناممکن تھی۔ اور وہ ایسی شخصیت کی تخلیق تھی جس کی ذہنی سطح ان سے بلند تر اور جس کی معلومات ان سے وسیع تر اور صحیح تر ہوں۔ خود غالب کی ذہنی سطح کیا تھی اور ان کی معلومات کی کیا کیفیت تھی۔ ایک دوسرے مقالے سے معلوم ہو گا۔“

سفرنگ دساتیر مصنفہ نجف علی کی تقریظ نوشتہ غالب کی نقل براہ کرم بھیج دیں۔ صاف ہو۔ سال طبع کتاب اور عنوان تقریظ بھی۔ مطبع کا نام بھی۔ یہ کتاب وہاں ہے (۱۵) میں نے منگوائی تھی۔ یہ بتائیے کہ آپ کا رسالہ کب تک نکلے گا۔

(۶)

۲۹ / ۳ / ۱۳

شفیق مکرم

کل ایک رجسٹرڈ پیکٹ بھیج چکا ہوں جس میں نوادر غالب (۱۶) کے بعض اجزاء ہیں۔ دلی داد خاں کا پتا آگرہ میں مقامی تحقیقات سے چلے تو چلے۔ کتابوں سے تو اس کی بالکل امید نہیں (۱۷)۔ میں نے ان تذکروں سے مفصل بحث نہیں کی جو قاطع برہان کی اشاعت کے (بعد) شائع ہوئے۔ جہلاً لکھ دیا ہے کہ ان کا بیان قاطع پر مبنی ہے۔ ہفت آسمان کی عبارت کی بھی ضرورت تھی۔ آپ نے اچھا کیا کہ اسے بھیج دیا (۱۸)۔ یہ کتاب غالباً کتب خانہ ”مشرقیہ“ میں ہے۔ ہاں سفرنگ دساتیر اور درمی کشا کے سال طبع سے مطلع کریں، ممنون ہوں گا۔ آپ نے جو کچھ پہلے لکھا ہے وہ بے کار ہے۔ اس کا پتا نہیں کہ آپ نے دونوں میں سے کس کا سنہ دیا ہے۔

رضی الدین نیشاپوری کا بہت مختصر ساقلمی دیوان وہاں ہے۔ ذرا دیکھیے کہ یہ شعر ہے یا نہیں :-  
۱۔ چو رسی بطور ہمت ارنی بگو و بگزر کہ نیرزد این تمنّا بجواب لن ترانی

اگر ہو تو اس کے ورق کا شمار بتائیے گا۔

۲۔ ”کف جواد ترا از براسے آل دارم“ : یہ دارم ہے یا داریم؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ جس نظم میں یہ شعر ہے وہ قطعہ ہے، قصیدہ ہے، کیا ہے؟ اور اس کا اقتتاحی شعر کیا ہے؟

(۷)

۱۸ / مارچ ۲۰۳۹

سر عبدالقادر سے مضمون مل سکے تو لیجیے۔ میرے مضمون کا یہ عنوان اگر آپ کو بہتر معلوم ہو تو لکھیے " غالب بحیثیت محقق "۔ فارسی کی تخصیص ٹھیک نہیں۔ اس لیے کہ بحث صرف فارسی کی نہیں۔ میری طبیعت ابھی تک ٹھیک نہیں۔ آٹھ دن سے خراب ہے۔ کانفرنس کے کاموں میں بھی شریک نہیں ہوں۔ ہاں ذرا حیدرآباد کے متعلق کوئی کتاب ہو تو اس میں عالم علی خاں کا حال دیکھیے۔ یہ ۱۹۳۸ء میں زندہ تھے۔ عجب نہیں سالار جنگ کے خاندان سے ہوں (۱۹)۔ ان کے متعلق ایک مختصر نوٹ دینا ہے جگہ خالی رکھیے۔ اس کے لیے میں نے پدایت کی ہے... انتظام اللہ شہابی صاحب آزرده پر مُصنّف میں لکھ چکے ہیں (۲۰)۔ مضامین کی تصحیح اچھی طرح ہو ورنہ لوگوں کی سمجھ میں نہ آئیں گے۔

(۸)

۲۰ / مارچ ۲۰۳۹

آپ کو پہلے خطوط فارسی بھیجے گئے، اس کے بعد ۱۱ مارچ کو کچھ چیزیں تقریظاً اردو اور دیباچے وغیرہ۔ اس کی رسید اب تک نہیں آئی۔ (اس کی فرست بھی مطلوب ہے)۔ تیسری قسط کل یعنی ۱۹ مارچ کو بھیجی ہے۔ اس میں آپ کو اختیار ہے کہ جہاں چاہیں رکھیں۔ کچھ چیزیں چھوٹ گئیں، آج بھیجتا ہوں۔ ترتیب کا آپ کو اختیار ہے جہاں چاہیں رکھیں۔ یہ دیکھ لیجیے گا کہ کمرز نہ ہو جائیں (۲۱)۔ اگر ابھی کتابت نہ ہوئی ہو تو عنوانات اس طرح لکھوائیں کہ ہر عنوان ایک سطر سے زیادہ نہ لے۔

(۹)

۲۵ / مارچ ۲۰۳۹

بھنور پوکھر، بانکی پور

شفیق کرم، آپ کا خط مؤرخہ ۲۱ مارچ ملا۔ اس سے یہ پتا چلا کہ آپ نے آثارِ غالب (ظاہر) آپ نے اسی نام کو ترجیح دی کہ مندرجات کس ترتیب سے رکھے ہیں، مگر آپ نے یہ نہیں لکھا کہ فارسی خطوط سے جوڑ مل گیا یا نہیں۔ یہ ضروری بات تھی جو آپ نے نہیں لکھی